69849 ـ پڑوسن كے بيٹے يا اپنے خاوند كى بيٹى كے خاوند كے ساتھ سفر كرنا

سوال

ايك عورت حج كى ادائيگى كے ليے جانا چاہتى ہے، حالانكہ وہ فرضى حج ادا كر چكى ہے، اس كے ساتھ اس كى گود ميں پلنے والى بچى اور اس كا خاوند بھى جائيگا تو كيا يہ اس كے ليے محرم شمار ہو گا يا نہيں، اور كيا اس كے ساتھ سفر كرنا جائز ہے يا نہيں ؟
اس كے علاوہ ايك اور حالت اور صورت يہ ہے كہ ايك عورت اپنے بيٹے كے ساتھ حج كے ليے جانا چاہتى ہے اور اس كے ساتھ اس كى پڑوسن بھى جائيگى تو كيا ايسا كرنا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ پڑوسن اس كے بيٹے كے ليے محرم نہيں ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت پر حج فرض ہونے كے ليے محرم كا ہونا شرط ہے جو اس كے ليے حج پرجائے كيونكہ صحيح بخارى اور صحيح مسلم ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت محرم كے بغير سفر نہ كرے، اور اگر اس كا كوئى محرم مرد پاس نہ ہو تو كوئى اجنبى مرد اس كے پاس مت آئے تو ايك شخص عرض كرنے لگا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم: ميں فلاں جنگ اور غزوہ ميں جانا چاہتا ہوں اور ميرى بيوى حج كرنا چاہتى ہے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: تم اس كے ساتھ حج پر جاؤ "

صحيح بخارى حديث نمبر (1862) صحيح مسلم حديث نمبر (1341).

بعض اہل علم نے فرضى حج كے ليے عورت كو اجازت دى ہے كہ قابل اعتماد عورتوں يا امن اوروثوق والے قافلہ كے ساتھ بغير محرم سفر كر سكتى ہے، ليكن يہ قول مرجوح ہے راجح قول يہى ہے كہ اس كے ليے محرم كا ہونا ضرورى ہے، چاہے حج فرضى ہو يا نفلى.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (316) اور (47029) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

شائد سائل کا یہاں پرورش میں پلنے والی بچی سے مراد مسئولہ عورت کے خاوند کی بیٹی کا خاوند ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ خاوند اس عورت کا محرم نہیں، اس لیے اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے.

اور درج ذیل آیت میں جو ربیبہ وارد ہے:

﴿ اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو ﴾النساء (23).

اس سے مراد آدمی کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو کسی اور خاوند سے ہو، اسے ربیبہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس کی گود میں پرورش پا رہی ہے... اور فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ربیبہ اپنی ماہ کے خاوند پر حرام ہے جب مرد نے اس کی ماں سے دخول کر لیا ہو چاہے وہ ربیبہ اس کی گود میں پرورش نہ بھی کر رہی ہو"

دیکھیں: تفسیر القرطبی (5 / 101).

سوم:

عورت کے لیے اپنی پڑوسن کے ساتھ بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں، اور پڑوسن کا بیٹا اس کے لیے محرم نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ اگر اس کے ساتھ خاندان کا کوئی مرد نہ جا سکتا ہو یا اس کا والد فوت شدہ ہو تو وہ قابل اعتماد اور بھروسہ والی ثقہ عورتوں کے ساتھ حج کے لیے چلی جائے ؟

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی والدہ یا خالہ یا پھوپھی کے ساتھ یا کسی اور مرد کو بطور محرم اختیار کر کے فریضہ حج کے لیے جائے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" صحیح یہی ہے کہ اس کے اپنے خاوند یا محرم مرد کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے وہ قابل اعتماد عورتوں یا غیر محرم ثقہ مردوں یا اپنی پھوپھی یا خالہ یا والدہ کے ساتھ فریضہ حج کے لیے نہیں جا سکتی، بلکہ اس

کے لیے اس کے ساتھ خاوند یا کوئی اور محرم مرد ہونا ضروری ہے.

اور اگر اس کو کوئی محرم مرد نہیں ملتا جو اس کے ساتھ حج پر جا سکے تو جب تك اس کی یہ حالت ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا، کیونکہ شرعی استطاعت کی شرط مفقود ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور اللہ کے لیے لوگوں بیت اللہ کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے جو اس تك پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے ﴾.
انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 91).

واللہ اعلم .